(S_1998_2_660_668)

سپریم کورٹ رپورٹس (1998) SUPP. 2 ایس سی آر

ریاست یو۔ پی۔

بنام

ہریش چندر اینڈ کو۔

11 نومبر 1998

[ایس۔ بی۔ مجمدار، ایس۔ صغیر احمد اور کے۔ وینکٹا سوامی، جسٹسز]

ثالثی ایکٹ، 1940:

دفعہ 29-سود کی ادائیگی-کام کا معاہدہ-کیے گئے کاموں کی ادائیگی کے لئے دعویٰ-تنازعہ-ثالثی-سود دینے کا فیصلہ-معاہدوں کی خصوصی شرائط کی شق 1.9 جس میں کہا گیا ہے کہ کسی بھی تنازعہ کی وجہ سے حکومت کے پاس موجود رقم کے لئے سود کا دعویٰ نہیں کیا جا سکتا ہے-کیے گئے کام کی ادائیگی کے لئے سود کا دعویٰ شق 1.9 میں بیان کردہ مخصوص قسم کی رقم کے تحت شامل نہیں ہے-اس طرح، دعوے پر پابندی نہیں ہے-سود وصول کرنا جائز ہے۔

دفعہ 29-ثالث کا اختیار کہ وہ سود کی ادائیگی کی اجازت دے سکتا ہے-ثالث کو سود ایکٹ 1978 کے بعد پیشگی حوالہ مدت کے لیے بھی سود دینے کا اختیار اور اختیار حاصل ہے۔

دفعہ 30-ایوارڈ منسوخ کرنے کی بنیادیں-ثالثی ایوارڈ کو اس کی میرٹ پر چیلنج کرنا-کی درستگی-منعقد، صرف ایوارڈ کی خوبیوں پر سوال اٹھائے نہیں جا سکتے۔

پہلے شیڈول میں شامل پیرا 7-اے (1976 کے یو پی ایکٹ 57 دفعہ 24 کے تحت)-سود دینے کا ثالث کا اختیار- 6 فیصد سے زیادہ سود دینے پر پابندی-منعقد، پابندی صرف ثالث پر ہے نہ کہ عدالت پر-عدالت عالیہ نے اپنے صوابدیدی اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے ٹرائل کورٹ کے ذریعہ دی گئی شرح سود کو کم کرنے میں غلطی کی۔

بعض کھدائی اور تعمیراتی کام کرنے کے لئے اپیل کنندہار-ریاست اور مدعاعلیہ-ٹھیکیدار کے درمیان ایک معاہدہ کیا گیا تھا۔مدعاعلیہ ٹھیکیدار مقررہ مدت کے اندر کام مکمل کرنے میں ناکام رہا اور وقت میں توسیع کے بعد بھی کام ادھورا چھوڑ دیا۔نتیجتاً، اپیل کنندہ ریاست نے اضافی اخراجات برداشت کرکے دیگر ایجنسیوں کے ذریعے کام کرایا۔کیے گئے کام کے واجبات کی ادائیگی پر فریقین کے درمیان تنازعہ پیدا ہوا۔ بحوالہ، واحد ثالث نے فیصلہ سنانے کی تاریخ سے لے کر اصل ادائیگی تک واجب الادا رقم پر 15 فیصد اور 6 فیصد سود کی شرح سے سود دیا، ٹرائل کورٹ نے عدالت کا فیصلہ قاعدہ بنایا اور دی گئی رقم پر 15.5 فیصد سود منظور کیا۔ اپیل پر عدالت عالیہ نے اپیل مسترد کرتے ہوئے شرح سود کو 15.5 فیصد سے کم کرکے 6 فیصد کردیا، ریاست اور مدعاعلیہ ٹھیکیدار دونوں نے اپیلوں کو ترجیح دی۔

اپیل کنندہ کا اعتراض-ریاست یہ تھی کہ ثالث کو معاہدہ کی خصوصی شرائط کی شق 1.9 میں موجود ممانعت کے پیش نظر پیشگی حوالہ مدت سود دینے کا اختیار نہیں تھا۔پیراگراف A-7 ثالثی ایکٹ، 1940 (1976 کا یو پی ایکٹ 57 دفعہ 24) کے پہلے شیڈول میں شامل کیا گیا، ثالث کے اختیار کو 6 فیصد سے زیادہ سود دینے پر روک دیا گیا اور اس وجہ سے، عدالت عالیہ سود کو 15.5 فیصد سے کم کرکے 6 فیصد کرنے کا جواز پیش کیا گیا۔

مدعاعلیہ ٹھیکیدار کی دلیل یہ تھی کہ عدالت عالیہ نے شرح سود کو 15.5 فیصد سے گھٹا کر 6 فیصد کرنے میں واضح غلطی کی تھی۔ثالثی ایکٹ کی دفعہ 30 کے تحت ثالث کی طرف سے شق 1.9 کی تشریح کو اعتراضات کا موضوع نہیں بنایا جاسکتا تھا۔

ریاست کی اپیل کو مسترد کرتے ہوئے اور ٹھیکیدار کی اپیل کو جزوی طور پر منظور کرتے ہوئے عدالت

منعقدہ.1 : سود کا دعویٰ یہاں تک کہ حوالہ سے پہلے کی مدت کے لیے بھی سود ایکٹ 1978 کے بعد ثالث کے اختیار اور ذمہ داری میں تھا۔ یہ فوری کیس میں فریقین کے درمیان تنازعہ نہیں ہے، کہ ریفرنس کے لیے کارروائی کی وجہ سودی قانون کے نافذ ہونے کے بعد پیدا ہوا۔

[665-ای]

سکریٹری محکمہ آبپاشی حکومت اڑیسہ بنام جی سی رائے، [1992] 1 ایس سی سی 508 اور ریاست اڑیسہ بنام بی این اگروالا، (1997) 2 ایس سی سی 469 پر انحصار کرتے ہیں۔

2۔ عدالت عالیہ کا یہ کہنا درست تھا کہ معاہدوں کی خصوصی شرائط کی شق 1.9 سود کے دعوے پر پابندی نہیں ہے شق 1.9 میں کہا گیا ہے کہ نقصانات کے ذریعے سود کے دعوے کو صرف ایک مخصوص قسم کی رقم کے سلسلے میں حکومت کے خلاف قبول نہیں کیا جانا چاہئے، یعنی، کوئی بھی رقم یا بقایا جات جو انجینئر انچارج اور ٹھیکیدار کے درمیان کسی تنازعہ یا فرق کی وجہ سے حکومت کے پاس پڑا ہو۔ یا انجینئر انچارج اور ٹھیکیدار کے درمیان وقتاً فوقتاً یا حتمی ادائیگی کرنے یا کسی اور معاملے میں غلط فہمی۔ الفاظ" یا کسی بھی دوسرے معاملے میں" اس تنازعہ کی طرف بھی اشارہ کرتے ہیں جو معاہدے کے مطابق حکومت کے پاس پڑے ہو سکتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ سیکورٹی ڈپازٹ یا برقرار رکھنے کی رقم یا کوئی اور رقم جو حکومت کے پاس ہو سکتی ہے اور جس کی واپسی حکومت کے پاس ہو سکتی ہے۔ اس شق کی واضح زبان میں مدعا علیہ اور ٹھیکیدار کے خلاف ایسی کوئی پابندی نہیں ہے کہ وہ فیصلے کے لیے رکھی گئی متعلقہ اشیاء پر ثالث کے سامنے ہرجانے کے طور پر سود کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ (666-سی-ایف؛667-اے)

ریاست اڑیسہ بنام بی این اگروالا، [1997] 2 ایس سی سی 469 پر منحصر تھا۔

3۔ ثالثی ایکٹ کی دفعہ 30 کے تحت فیصلے کے میرٹ پر سوالات کو مشتعل نہیں کیا جا سکتا، لہذا، یہ دلیل کہ پختہ قانون سے متعلق دعووں کو غلط طریقے سے منظور کیا گیا تھا، ثالثی ایکٹ کی دفعہ 30 کے تحت اعتراض کا موضوع نہیں بنایا جا سکتا ہے۔ [667-اے-بی]

4۔ عدالت عالیہ نے ٹرائل کورٹ کے حکم کی تاریخ سے حکم نامے کی تسکین تک شرح سود کو 15.5 فیصد سے گھٹا کر 6 فیصد کرنے میں غلطی کی۔ثالثی ایکٹ کے پہلے شیڈول میں شامل فقرہ 7-اے(1976 کا یو پی ایکٹ 57، دفعہ 24) میں صرف ثالث کے اختیارات کو روکتا ہے کہ وہ دی گئی رقم پر 6 فیصد سے زیادہ سود دے سکتا ہے نہ کہ عدالت کا۔اس کے علاوہ یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ ثالث نے 6 فیصد سالانہ کی شرح سے سود کو معقول پایا تھا۔درحقیقت ان کے پاس 6 فیصد سود سے آگے جانے کا کوئی اختیار یا ذمہ دار نہیں تھا،جہاں تک عدالت کا تعلق ہے،یہ اس کی صوابدید پر ہے کہ وہ حکم نامے کی تاریخ سے شق کی تسکین تک فیصلہ نما رقم پر 15.5 فیصد سود دے۔چونکہ یہ ٹرائل کورٹ کے صوابدیدی دائرہ اختیار کے دائرے میں تھا،اس لیے عدالت عالیہ اپیل میں اسے خارج نہیں کر سکتی تھی۔

[667-ای-جی]

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : دیوانی اپیل نمبر 7643 آف 1995۔

ایف اے ایف او نمبر 206/93 میں الہ آباد عدالت عالیہ کے 29.11.94 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندگان کی طرف سے اودھ بہاری روہتگی،مسٹر کملیندر مشرا اور آر بی مشرا۔

جواب دہندگان کی جانب سے ہریش این سالوے،انیل کمار گپتا اور رشی کیش شامل ہیں۔

عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا:

مجمدار،جسٹس۔ 1995 کے ایس ایل پی (سی) نمبر 6307 میں اجازت دی گئی۔

ہم نے ان دونوں اپیلوں میں فریقین کے سینئر وکیل کو سنا ہے۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ دونوں اپیلیں الہ آباد عدالت عالیہ کے ایک ہی فیصلے سے پیدا ہوتی ہیں۔

1995 کی سول اپیل نمبر 7643 میں اپیل کنندہار ریاست یو پی نے عدالت عالیہ کے مذکورہ بالا حکم کو چیلنج کیا ہے جس میں فاضل ٹرائل جج کی جانب سے جاری کردہ فیصلے کے خلاف اس کی اپیل کو اپیل کنندہ ریاست کے حق میں تھوڑی سی ترمیم سے مشروط کیا گیا تھا جس میں ہم 1995 کے ایس ایل پی (سی) نمبر 6307 سے پیدا ہونے والی کراس اپیل پر غور کرتے ہوئے ریفرنس دائر کریں گے۔ یہ کراس اپیل مدعا علیہ ہریش چندرا اینڈ کمپنی نے 1995 کی سول اپیل نمبر 7643 میں دائر کی ہے، جنہوں نے عدالت عالیہ کے حکم کے مطابق شرح سود میں ترمیم سے اس حد تک ناراضگی کا اظہار کیا ہے کہ اس نے ٹرائل کورٹ کے حکم کے مطابق سود کو سالانہ 15 فیصد سے کم کر دیا ہے۔حکم نامے کی تاریخ سے ادائیگی تک 6 فیصد تک۔

زیر بحث تنازعہ کی وجہ بننے والے کچھ حقائق شروع میں بیان کیے جاسکتے ہیں۔ 26 اکتوبر، 1979 کو ایک طرف اپیل کنندہار ریاست کی طرف سے آبپاشی کنسٹرکشن سرکل، دہرادون کے سپرنٹنڈنٹ انجینئر اور دوسری طرف نئی دہلی کے میسرز ہریش چندر اینڈ کمپنی (اس میں مدعا علیہ) کے درمیان ایک معاہدہ طے پایا۔ مدعا علیہ ٹھیکیدار کو کے ایم 8 سے کے ایم 9.8 تک کھاراپاور چینل کی کھدائی اور کے ایم 9.2 پر چھوٹی لوئی اور کے ایم 9.6 پر باری لوئی میں ڈرینیج کراسنگ کی تعمیر کا کام سونپا گیا تھا۔ یہ کام 1.12.1979 کو شروع ہونا تھا اور 31.5.1982 تک مکمل ہونا تھا۔ یہ اپیل کنندہ ریاست کا معاملہ ہے کہ مدعا علیہ ٹھیکیدار نے مقررہ وقت یعنی 31.5.1982 تک کام مکمل نہیں کیا۔ وقت بڑھایا گیا اور پھر بھی انہوں نے مکمل نہیں کیا اور 31.5.1986 کو کام ادھورا چھوڑ دیا۔ اس کے لئے ریاست کو دیگر ایجنسیوں کے ذریعہ کام مکمل کرنے کی ضرورت تھی جس کے نتیجے میں ریاست کو مذکورہ کام کو مکمل کرنے میں اضافی اخراجات کا سامنا کرنا پڑا۔ مذکورہ تاریخ یعنی 31.5.1986 سے پہلے مدعا علیہ کے ذریعہ انجام دیئے گئے کام کے سلسلے میں فریقین کے درمیان تنازعات پیدا ہوئے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مدعا علیہ نے مذکورہ خط میں پیش کردہ مختلف دعووں کے بارے میں 16.11.1983 کو ایک خط جاری کیا اور معاہدے کی خصوصی شرائط میں شامل شق کے مطابق مذکورہ تنازعات کی ثالثی کا مطالبہ کیا۔ محکمہ آبپاشی دہرادون کے یمنا ویلی پروجیکٹس کے چیف انجینئر نے مدعا علیہ کے مذکورہ خط کا جواب دیا اور دعویدار کے مذکورہ خط میں شامل دعوے نمبر 1، 2، 4 سے 8، 13، 15 اور

16 کو ثالثی کے لئے ریاست کے واحد ثالث چیف انجینئر محکمہ آبپاشی کو بھیج دیا۔ فریقین کو سننے کے بعد ثالث نے 24 فروری 1992 کو اپنا فیصلہ سنایا۔ ثالث نے مدعا علیہ کو واجب الادا رقم پر 16.11.1983 سے 15 فیصد کی شرح سے سود دیا، یعنی جس تاریخ کو دعویدار نے حوالہ طلب کیا تھا، 5.1.1988 تک مختلف اشیاء پر، سود کی ادائیگی کی بھی اجازت 15 فیصد تھی اور ایوارڈ کی تاریخ سے لے کر اصل ادائیگی کی تاریخ یا حکم نامے کی تاریخ تک جو بھی پہلے تھا، واجب الادا رقم پر 6 فیصد سود کی اجازت دی گئی تھی۔ مدعا علیہ کے ذریعہ مذکورہ فیصلے کو عدالت کا قاعدہ بنانے کی مانگ کی گئی تھی۔ اپیل کنندہ ریاست نے اس فیصلے کو عدالت کا قاعدہ بنائے جانے پر مختلف اعتراضات اٹھائے۔ دہرادون کے فاضل ٹرائل جج / سول جج نے فریقین کو سننے کے بعد 11 مارچ 1993 کے حکم کے ذریعے عدالت کا فیصلہ قاعدہ بنایا اور مزید ہدایت دی کہ دعویدار حکم کی تاریخ سے لے کر حکم نامے کے اطمینان تک ایوارڈ کی رقم پر سالانہ 15.5 فیصد کا عام سود حاصل کرنے کا حقدار ہوگا۔ ٹرائل کورٹ کی جانب سے جاری کیے گئے اس حکم نامے کے نتیجے میں اپیل کنندہ ریاست کی جانب سے عدالت عالیہ میں اپیل دائر کی گئی جسے مذکورہ فیصلے کے ذریعے نمٹا دیا گیا۔

اپیل کنندہ ریاست کے سینئر وکیل جناب اودھ بہاری روہتگی نے اپیل کی حمایت میں پرزور انداز میں کہا کہ ثالث کے پاس معاہدے کی خصوصی شرائط کی شق 1.9 کے پیش نظر ریفرنس سے پہلے سود دینے کا کوئی اختیار نہیں ہے جس میں واضح طور پر اس طرح کا سود دینے پر پابندی عائد ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ مضبوط قانون کے بارے میں ثالث کی طرف سے منظور کردہ دو دعوے بھی ریکارڈ پر موجود ثبوتوں پر پائیدار نہیں تھے۔ سینئر وکیل ہریش این سالوے نے کراس اپیل میں اپیل کے تحت فیصلے کے اہم حصے کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ عدالت عالیہ نے فیصلے کی تسکین تک ٹرائل کورٹ کے حکم کی تاریخ سے شرح سود کو 15.5 فیصد سے گھٹا کر 6 فیصد کرنے میں ظاہری غلطی کی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ثالثی ایکٹ کی دفعہ 30 کے تحت ثالث کی جانب سے شق 1.9 کی تشریح کو اعتراضات کا موضوع نہیں بنایا جا سکتا تھا۔

مندرجہ بالا حریف تنازعات کے پیش نظر، ہمارے عزم کے لئے مندرجہ ذیل نکات پیدا ہوتے ہیں:

(1) کیا ریفرنس کی تاریخ سے پہلے سود کا فیصلہ ثالث کے اختیار اور دائرہ اختیار میں تھا؟

(2) اگر یہ ثالث کے دائرہ اختیار میں بھی ہوتو کیا شق 1.9 اس طرح کے غور وخوض کو روکتی ہے؟

(3) کیا اس طرح کا اعتراض ایکٹ کی دفعہ 30 کے تحت اعتراضات میں عدالت کے سامنے اٹھایا جاسکتا تھا؟

(4) کیا عدالت عالیہ کے حکم کے مطابق حکم نامے کی تسکین تک حکم نامے کی تاریخ سے سود کو 15.5 فیصد سے کم کر کے 6 فیصد کرنا جائز تھا؟

نکتہ نمبر 1

جہاں تک اس نکتے کا تعلق ہے، ہم ریاست اڑیسہ بنام بی این اگروالا ،[1997] 2 ایس ایس سی 469 معاملے میں اس عدالت کی 3 رکنی بنچ کے فیصلے پر غور کر سکتے ہیں، جس نے اس عدالت کے پہلے آئینی بنچ کے فیصلے کی روشنی میں محکمہ آبپاشی، حکومت اڑیسہ بنام جی سی رائے [1992] 1 ایس سی سی 508، کو واضح طور پر فیصلہ سنایا ہے۔ کہ پیشگی حوالہ مدت کے لئے بھی سود کا دعویٰ سود ایکٹ، 1978 کے بعد ثالث کے اختیار اور ذمہ داری میں تھا۔ فریقین کے درمیان اس بات پر بھی کوئی اختلاف نہیں ہے کہ موجودہ معاملوں میں سود ایکٹ 1978 کے نفاذ کے بعد ریفرنس کی کارروائی کا سبب پیدا ہوا۔ نتیجتاً، اپیل کنندہ ریاست کے سینئر وکیل کی طرف سے مؤثر طریقے سے اس بات پر زور نہیں دیا جاسکتا ہے کہ ثالث کے پاس اس طرح کے پیشگی حوالہ مدت کے سود کو دینے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ لہٰذا پہلی بات کا جواب ہاں میں دیا جاتا ہے۔

نکتہ نمبر 2 اور 3

تاہم، یہ زوردار دلیل دی گئی تھی کہ اگر ثالث کے پاس قبل حوالہ مدت کے لئے سود دینے کا اختیار ہے، تو شق 1.9 ثالث کی طرف سے اس طرح کے دعوے پر غور کرنے سے منع کرتی ہے۔ اب یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ ثالث نے شق 1.9 کی تشریح کی ہے اور اس دلیل کو مسترد کر دیا ہے کہ مذکورہ شق کی بنیاد پر سود

کا دعویٰ باقی نہیں رہے گا۔ جناب سالوے نے کہا کہ ایک بار ثالث کا فیصلہ ہو جانے کے بعد یہ ان کے دائرہ اختیار میں آتا ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح سے فیصلہ کریں اور جب مفاد کا سوال ہی تنازعہ کا موضوع ہو تو ثالث کو اس سوال کا فیصلہ کرنا ہوتا ہے اور اسے ثالثی ایکٹ کی دفعہ 30 کے تحت کسی اعتراض کا موضوع نہیں بنایا جا سکتا تھا۔ ہمارے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ ہم جناب سالوے کے اس استدلال کا باریک بینی سے جائزہ لیں کیونکہ جب ہم خود اس شق کی طرف رجوع کرتے ہیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اپیل کنندہ ار ریاست کے لئے قابلیت کی بنیاد پر بھی مذکورہ شق کی روشنی میں ان کی دلیل کی ئثر حمایت نہیں کی جا سکتی ہے۔ اس کی وجہ واضح ہے۔ مذکورہ شق درج ذیل ہے:

" 1.9 تنازعہ وغیرہ کی وجہ سے ادائیگی میں تاخیر کا کوئی دعویٰ نہیں:

حکومت کی جانب سے سود یا نقصانات کا کوئی دعویٰ کسی بھی ایسی رقم بقایا جات کے حوالے سے قبول نہیں کیا جائے گا جو کسی تنازعہ یا اختلاف کی وجہ سے حکومت کے پاس پڑے ہوں۔ یا انجینئر انچارج کے درمیان وقتاً فوقتاً یا حتمی ادائیگیوں کی نشان دہی یا کسی اور معاملے میں غلط فہمی۔

اس شق پر صرف ایک نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ حکومت کے خلاف نقصانات کے ذریعے سود کا دعویٰ صرف ایک مخصوص قسم کی رقم کے سلسلے میں قبول نہیں کیا جانا تھا، یعنی کوئی بھی رقم یا بقایا جات جو کسی تنازعہ کی وجہ سے حکومت کے پاس پڑا ہو، انچارج اور ٹھیکیدار کے درمیان فرق؛ یا انجینئر انچارج اور ٹھیکیدار کے درمیان وقتاً فوقتاً یا حتمی ادائیگیوں کی نشان دہی یا کسی اور معاملے میں غلط فہمی۔ الفاظ" یا کسی بھی دوسرے معاملے میں" سے متعلق تنازعہ کا بھی حوالہ دیا گیا ہے جو معاہدے کے مطابق حکومت کے پاس پڑے ہو سکتے ہیں جس کا مطلب ہے کہ اس طرح زرضمانت یا برقرار رکھنے کی رقم یا کوئی اور رقم جو حکومت کے پاس ہو سکتی ہے اور جس کی واپسی حکومت نے روک دی ہے۔ ہرجانے کا دعویٰ یا کیے گئے کام کی ادائیگی کا دعویٰ جس کے لئے ادائیگی نہیں کی گئی تھی، ظاہر ہے کہ کسی بھی ایسی رقم کا احاطہ نہیں کرے گا جس کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ یہ حکومت کے پاس پڑا ہوا ہے۔ نتیجتاً، اس شق کی واضح زبان میں، مدعا علیہ-ٹھیکیدار کے خلاف ایسی کوئی ممانعت نہیں ہے جو یہ کہا جا سکے کہ وہ فیصلے کے لیے رکھی گئی متعلقہ اشیاء پر ثالث کے سامنے ہرجانے کے ذریعے سود کا دعویٰ نہیں اٹھا سکتا۔ درحقیقت اسی طرح کی دلیل کو اس عدالت کی 3 رکنی بنچ نے رپورٹ کے فقرہ 24 اور 25

میں دیے گئے مذکورہ فیصلے سے رد کر دیا ہے۔ رپورٹ کے فقرہ 25 میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ شق 4 کے تحت، جس کو سروس میں شامل کیا گیا تھا، روکی گئی رقم پر کوئی سود ادا نہیں کیا گیا تھا۔ درگا پرشاد نے اس معاملے میں ثالث کے سامنے جو دعوی کیا تھا وہ اس کے ذریعے جمع کرائے گئے حتمی بل کے مطابق پوری رقم کی عدم ادائیگی کا تھا اور مذکورہ رقم پر اس طرح دیا گیا سود واضح طور پر معاہدے کی شق 4 میں شامل نہیں تھا۔ موجودہ معاملے میں حقائق کی صورتحال بھی ایسی ہی ہے اور زیر بحث شق کے الفاظ بھی اسی نوعیت کے ہیں۔ لہٰذا اپیل کنندہ ریاست کے سینئر وکیل کی یہ دلیل برقرار نہیں رہ سکتی کہ شق 1.9 سود کے لیے اس طرح کے دعوے پر غور کرنے سے روکتی ہے۔ لہٰذا عدالت عالیہ درست طور پر اس نتیجے پر پہنچی کہ وہ شق اس طرح کے دعوے پر پابندی نہیں ہے۔ اپیل کنندہ کے سینئر وکیل کی مزید دلیل کہ پختہ قانون سے متعلق دعووں کو غلط طریقے سے منظور کیا گیا تھا، ثالثی ایکٹ کی دفعہ 30 کے تحت اعتراض کا موضوع نہیں بنایا جا سکتا ہے جو ثالث کی طرف سے دی گئی رقم میں کسی بھی کمی کے لئے مشتعل ہو سکتا ہے۔ یہ خالصتاً ایوارڈ کے میرٹ سے متعلق سوال تھا جس پر اعتراضات نہیں کیے جا سکتے تھے کیونکہ وہ نیچے دی گئی عدالت کے سامنے فیصلے کے خلاف اپیل کی شکل میں نہیں تھے۔ 1995ء کی سول اپیل نمبر 7643 کو اسی کے مطابق نمٹا دیا جاتا ہے۔

نکتہ نمبر 4

1995 کی خصوصی اجازت کی درخواست نمبر 6307 سے پیدا ہونے والی کراس اپیل میں مدعا علیہ ریاست کے سینئر وکیل نے پرزور انداز میں کہا کہ یو پی سول لاز (اصلاحات اور ترمیم) ایکٹ، 1976 کی دفعہ 24 کے مطابق، فقرہ 7-اے کو ثالثی ایکٹ، 1940 کے پہلے شیڈول میں شامل کیا گیا تھا جو ثالث کے اختیارات کو روکتا ہے کہ وہ دی گئی رقم پر 6 فیصد سے زیادہ سود دے سکے۔ لہٰذا عدالت عالیہ نے مذکورہ شق کی روشنی میں 15.5 فیصد سود کو کم کر کے 6 فیصد کرنے کا جواز پیش کیا۔ فاضل وکیل کی مذکورہ دلیل کو عدالت عالیہ کے فیصلے کے پیرا 9 میں بیان کی روشنی میں جانچا جانا چاہئے۔ اس نے مشاہدہ کیا ہے کہ جب ثالث کو 6 فیصد سالانہ کی شرح سے سود مناسب لگتا ہے تو ٹرائل کورٹ کو ٹھیکیدار کو دیئے جانے کے لئے اسی شرح سود کو اپنانا چاہئے تھا۔ ہمارے خیال میں مذکورہ استدلال کو اس سادہ سی وجہ سے برقرار نہیں رکھا جا سکتا کہ اگر مذکورہ بالا فقرہ 7-اے جس پر عدالت عالیہ کے سامنے دباؤ نہیں ڈالا گیا تھا، اس کا سہارا لیا جا سکتا ہے، لیکن اس سے صرف ثالث کے اختیارات کو روکا جا سکتا ہے نہ کہ عدالت کے۔ اس کے علاوہ یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ ثالث نے 6

فیصد سالانہ کی شرح سے سود کو معقول پایا تھا۔ درحقیقت ان کے پاس 6 فیصد سود سے آگے جانے کا کوئی اختیار یا اختیار نہیں تھا۔ جہاں تک عدالت کا تعلق ہے، یہ اس کی صوابدید پر ہے کہ وہ حکم نامے کی تاریخ سے لے کر حکم نامے کی تسکین تک فرمان رقم پر 15.5 فیصد سود دے۔ چونکہ یہ ٹرائل کورٹ کے صوابدیدی دائرہ اختیار کے دائرے میں تھا اس لئے عدالت عالیہ اپیل میں اسے خارج نہیں کر سکتی تھی۔ عدالت عالیہ کے فیصلے اور حکم میں ترمیم کرتے ہوئے کر اس اپیل کی اجازت دی جائے گی اور حکم نامے کی تاریخ سے ادائیگی تک سالانہ 6 فیصد کے بجائے 15.5 فیصد سود کی جگہ لے لی جائے گی۔

نتیجتاً 1995 کی سول اپیل نمبر 7643 خارج کر دی جاتی ہے اور 1995 کی خصوصی اجازت کی درخواست (سول) نمبر 6307 سے پیدا ہونے والی سول اپیل کو مذکورہ محدود حد تک منظوری دی جاتی ہے۔ اس کے نتیجے میں عدالت عالیہ کے متنازعہ فیصلے میں اس حد تک ترمیم کی جاتی ہے جس کی نشاندہی کی گئی ہے اور ٹرائل کورٹ کے حکم کی مکمل تصدیق ہو جائے گی۔ موجودہ کیس کے حقائق اور حالات میں، اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں ہوگا۔

عبوری احکامات ختم ہو جائیں گے۔ مدعا علیہ اور ٹھیکیدار کی جانب سے پہلے کے عبوری حکم کی تعمیل میں فراہم کی گئی سکیورٹی ختم کر دی جائے گی۔

ایس وی کے ایل

ریاست کی اپیل مسترد کر دی گئی اور
ٹھیکیدار کی اپیل کو جزوی طور پر منظوری دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.10.09 17:19
I am the author of this
document